

از عدالت الاعظمیٰ

میسرز بینانی کمرشل کو۔ لمٹیڈ

بنام

رمن لال، مگن لال، مہتا

(پی بی گجیندر گڈ کراور کے این و انچو، جسٹسز)

ترسیل کی روک تھام۔ الوہ دھاتیں۔ حکومت کو زیادہ سے زیادہ مقدار طے کرنے کا اختیار دینے والا قانون جو فروخت کی جاسکتی ہے۔ اس طرح کی زیادہ سے زیادہ نوٹیفکیشن۔ توثیق۔ زیادہ سے زیادہ مقدار سے زیادہ فروخت کرنے کا معاہدہ طے شدہ۔ کالعدم۔ سامان کی فراہمی اور قیمتیں ایکٹ، 1950 (70 آف 1950)، دفعہ 4 اور 5۔ حکومت ہند کا 2 ستمبر 1950 کا نوٹیفکیشن۔

سامان کی فراہمی اور قیمتوں کے قانون، 1950 نے قومی معیشت کے لیے ضروری کچھ سامان کی قیمتوں، فراہمی اور تقسیم پر قابو پانے کے لیے دفعات بنائے۔ دفعہ 4 (1) (سی) مرکزی حکومت کو ایسے سامان کی زیادہ سے زیادہ مقدار طے کرنے کا اختیار دیتی ہے جو ایک لین دین میں کسی بھی شخص کو فروخت کی جاسکتی ہے۔ دفعہ 4 (2) (اے) میں کہا گیا ہے کہ ایک ہی سامان کے لیے زیادہ سے زیادہ مقدار مختلف علاقوں میں یا ڈیلروں یا پروڈیوسروں کے مختلف طبقات کے لیے مختلف طریقے سے طے کی جاسکتی ہے۔ دفعہ 5 (1) (c) میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی ڈیلر یا پروڈیوسر دفعہ 4 کے تحت مقرر کردہ زیادہ سے زیادہ سامان کو فروخت کرنے یا فروخت کرنے پر راضی نہیں ہوگا۔ مرکزی حکومت نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں ڈیلروں اور پروڈیوسروں کو ایک ٹن سے زیادہ غیر لوہے والی دھات فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے سوائے خریدار کے اس اعلان کے کہ یہ مقدار تین ماہ تک اس کی ضروریات سے زیادہ نہیں تھی۔ اپریل کنندہ نے مدعا علیہ کو 300

ٹن زنک فروخت کرنے کا معاہدہ کیا۔ مدعا علیہ نے پوری مقدار نہیں لی اور اپیل کنندہ نے معاہدے کی خلاف ورزی پر ہر جانے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ مدعا علیہ نے اس بنیاد پر مقدمے کی مزاحمت کی کہ معاہدہ کالعدم ہے کیونکہ اس سے ایکٹ کی دفعہ 5(1)(c) کو ٹھیس پہنچی ہے۔ اپیل کنندہ نے موقف اختیار کیا کہ نوٹیفکیشن غلط تھا کیونکہ ہر غیر فیرس دھات کے لیے صرف ایک غیر متغیر ریاضی کی زیادہ سے زیادہ حد مقرر کی جاسکتی تھی لیکن نوٹیفکیشن نے ایسا نہیں کیا اور یہ بھی کہ اس نے دفعہ 4(2)(اے) کے مطابق ڈیلروں اور پروڈیوسروں کے مختلف طبقات کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ حد مقرر نہیں کی۔ یہ مزید دعویٰ کیا گیا کہ نوٹیفکیشن کا اطلاق صرف فروخت پر ہوتا ہے نہ کہ فروخت کے معاہدے پر اور اس طرح معاہدہ دفعہ 5(1)(سی) کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے۔

مانا گیا کہ نوٹیفکیشن مکمل طور پر درست تھا اور معاہدہ کالعدم تھا کیونکہ اس سے ایکٹ کی دفعہ 5(1)(سی) کو مجروح کیا گیا تھا۔ دفعہ 4(1)(سی) میں غیر متغیر ریاضی کی زیادہ سے زیادہ حد طے کرنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اس قانون کے تحت بڑی تعداد میں اشیاء کو شامل کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا جس کی مختلف طبقات کے افراد کو مختلف حالات میں ضرورت ہوگی۔ دفعہ 4(2)(اے) محض ایک قابل بنانے والا التزام تھا اور حکومت کو ڈیلروں اور پروڈیوسروں کے مختلف طبقات کے لیے زیادہ سے زیادہ مختلف طریقے سے طے کرنے پر مجبور نہیں کرتا تھا۔ دفعہ 4(2)(اے) دفعہ 4(1)(سی) کی شرط نہیں تھی۔ ایک بار جب زیادہ سے زیادہ طے ہو گیا تو پھر دفعہ 4(1)(سی) اور دفعہ 5(1)(سی) کے مشترکہ عمل سے فروخت کا معاہدہ یا اس طرح کے سامان کو زیادہ سے زیادہ فروخت کرنے کی پیشکش پر فوری طور پر اثر پڑا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : 1957 کی دیوانی اپیل نمبر 371۔

1955 کے اپیل نمبر 49 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 22 اگست 1955 کے فیصلے اور فرمان

سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سی بی اگروالا، بے بی دادا چنچی، رویندر نارائن اور اوسی ماتھر۔

جواب دہندہ کی طرف سے اجیت ایچ مہتا اور آئی این شراف۔

یکم مئی 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس گجیندر گڈکر۔ یہ اپیل مدعا علیہ من لال مگن لال مہتا کے خلاف بامبے ہائی کورٹ کے اصل رخ پرمیسر زبانی کمرشل کمپنی لمیٹڈ کی طرف سے دائر مقدمے سے پیدا ہوتی ہے۔ اپنے مقدمے میں اپیل کنندہ نے مدعا علیہ سے روپے 93,053-3-0 کی رقم وصول کرنے کی کوشش کی جو کہ زیر بحث لین دین میں اسے ہونے والے نقصان کی نمائندگی کرتی ہے یا مذکورہ لین دین کے سلسلے میں معاہدے کی خلاف ورزی پر روپے 88,229-3-0 کے متبادل نقصانات کی نمائندگی کرتی ہے۔

اپیل کنندہ ایک محدود کمپنی ہے اور یہ بمبئی میں دھات کے تاجروں، بینکروں اور کمیشن ایجنٹوں کے طور پر کاروبار کرتی ہے۔ مدعا علیہ بمبئی میں میسرز بالاسنور ایکسپورٹ اینڈ امپورٹ کمپنی کے نام اور انداز کے تحت اور میسرز من لال اینڈ سنز کے طور پر بھی کاروبار کرتا ہے۔ جنوری 1952 میں اپیل کنندہ نے پوش سوڈی 15 ڈیلیوری (12 جنوری 1952) کے لیے میٹل ٹریڈرز ایسوسی ایشن لمیٹڈ کے قواعد و ضوابط کے تحت جاری کردہ ڈیلیوری آرڈرز کے خلاف مدعا علیہ کو 171 روپے فی سی ڈیلیوٹی کی شرح سے 300 ٹن الیکٹرو لائٹنگ زنک فروخت کرنے پر اتفاق کیا۔ مدعا علیہ نے 21 جنوری 1952 تک مذکورہ سامان کی ادائیگی کرنے اور اس کے بعد ڈیلیوری لینے کا وعدہ کیا۔ مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کو مذکورہ سامان کی قیمت کے لیے جمع کے طور پر روپے 1,56,000 جمع کرتے ہوئے کئی رقم ادا کیں۔ اپیل کنندہ نے مذکورہ سامان مدعا علیہ کو پیش کیا جس کے بعد اس نے صرف 160 ٹن کی ڈیلیوری لینے کا انتظام کیا اور کھاتے میں ادائیگی کی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کو 140 ٹن کی بقایا رقم پیش کی لیکن مدعا علیہ ناکام رہا اور اس نے مذکورہ بقایا رقم کی فراہمی اور اس کی ادائیگی میں نظر انداز کیا۔ ڈیلیوری لینے میں مدعا علیہ کے ڈیفالٹ کے نتیجے میں اپیل کنندہ کو گرتی ہوئی مارکیٹ میں بقایا 81 روپے فی سی ڈیلیوٹی پر فروخت کرنا پڑا۔ اور اس کے نتیجے میں اپیل کنندہ کو نقصان پہنچا تھا۔ یہ مختصر طور پر مدعا علیہ کے خلاف اپیل کنندہ کے ذریعے کیے گئے دعوے کی نوعیت ہے۔

مدعا علیہ نے اس دعوے کی کئی بنیادوں پر مخالفت کی۔ ان کی طرف سے جس بنیادی بنیاد پر زور دیا گیا، وہ یہ تھی کہ 300 ٹن الیکٹرو لائٹنگ زنک کی فروخت کے لیے مقدمہ میں لین دین سامان کی فراہمی اور قیمتوں کے قانون، 1950 (1950 کا 70) اور شق (بی) کی دفعات کی خلاف ورزی تھی۔ 2 ستمبر 1950 کو جاری کردہ حکومت ہند کے نوٹیفکیشن نمبر 1(4) - 32(17) 50۔ مدعا علیہ کے مطابق مذکورہ

لین دین کا عدم اور غیر قانونی تھا اور اس لیے اپیل کنندہ کا دعویٰ قانونی طور پر قابل قبول نہیں تھا۔ مدعا علیہ نے معاہدے کی غیر قانونیت کے بارے میں اپنے بنیادی تنازعہ پر تعصب کے بغیر میرٹ پر دیگر تنازعات بھی اٹھائے۔

اس مقدمے کی سماعت بمبئی ہائی کورٹ کے اصل فریق کے جسٹس کو یا جی نے کی تھی۔ مدعا علیہ کی طرف سے اٹھایا گیا بنیادی دفاع ایک ابتدائی مسئلہ کے طور پر معروف جج کے ذریعے چلایا گیا۔ اس ابتدائی معاملے پر، جج نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ کی طرف سے مقرر کردہ دفاع اچھا نہیں تھا اور کیس کے حقائق اور حالات پر لاگو نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے اس کا نتیجہ یہ تھا کہ معاہدہ درست تھا۔ دانشور جج، یہ عبوری فیصلہ سننے کے بعد، معاملات کو میرٹ پر آزمانے کے لیے آگے بڑھا، اور مذکورہ معاملات پر اپیل کنندہ کے حق میں پائے جانے کے بعد اس نے ہدایت کی کہ فیصلہ میں دی گئی ہدایات کی روشنی میں اپیل کنندہ کو ہونے والے نقصانات کا پتہ لگانے کے لیے معاملہ کمشنر کے پاس بھیجا جائے۔

اس فیصلے کے خلاف مدعا علیہ نے اپیل کو ترجیح دی اور اپیل کورٹ کے ڈویژن بنچ نے اس کی اپیل کو منظور کر لیا۔ کورٹ آف اپیل کے سامنے صرف ایک نکتے پر بحث کی گئی تھی اور وہ معاہدہ کی صداقت کے حوالے سے تھا۔ اپیل کورٹ نے ٹرائل جج کے نتیجے کو الٹتے ہوئے فیصلہ دیا ہے کہ مدعا علیہ کی طرف سے اٹھایا گیا دفاع اچھا تھا اور زیر بحث معاہدہ غلط تھا۔ نتیجے میں اپیل کورٹ نے ہدایت کی ہے کہ اپیل کنندہ کا مقدمہ اخراجات کے ساتھ خارج کیا جائے۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے مذکورہ ہائی کورٹ سے ایک سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی اور حاصل کیا اور اس سرٹیفکیٹ کے ساتھ ہی وہ اپنی موجودہ اپیل کے ذریعے اس عدالت میں آیا ہے؛ اور اپیل کنندہ کی جانب سے مسٹر اگروالا کی طرف سے اٹھایا گیا بنیادی دلیل یہ ہے کہ ڈویژن بنچ کی طرف سے مدعا علیہ کی دلیل کو معاہدے کی صداقت کے خلاف برقرار رکھنے میں لیا گیا نظریہ قانون میں غلط ہے۔ لہذا، شروع میں یہ ضروری ہے کہ سامان کی فراہمی اور قیمتوں کے قانون 1950 کے 70 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کی مادی دفعات کا حوالہ دیا جائے اور اس کی اسکیم اور مقصد کا بہت وسیع پیمانے پر جائزہ لیا جائے۔

یہ قانون کچھ اشیاء کی قیمتوں پر قابو پانے اور ان کی فراہمی اور تقسیم کے لیے آئین کے آرٹیکل 249 کے تحت ایک قرارداد کے مطابق منظور کیا گیا ہے۔ آرٹیکل 249 پارلیمنٹ کو ریاستی فہرست میں کسی معاملے کے حوالے سے قانون سازی کا اختیار دیتا ہے لیکن مذکورہ اختیار کا استعمال صرف قومی مفاد میں کیا جاسکتا ہے اور کونسل آف اسٹیٹ کے اس سلسلے میں قرارداد منظور کرنے کے بعد کم از کم دو تہائی اراکین نے ووٹ دیا۔ اس

میں کوئی شک نہیں کہ یہ قانون قومی مفاد میں منظور کیا گیا ہے کیونکہ قومی مفاد میں بلاشبہ یہ ضروری ہے کہ بعض قسم کی اشیاء کی فراہمی اور قیمتوں کو مرکزی مقننہ کے ذریعے کنٹرول کیا جائے۔ ان اشیاء کے حوالے سے قیمتیں جو قومی معیشت کے لیے ضروری ہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ مختلف ہوتی ہیں، اور جب تک اشیاء کی فراہمی کو عقلی طور پر کنٹرول نہیں کیا جاتا ہے تب تک اشیاء ایک جگہ پر وافر مقدار میں دستیاب ہو سکتی ہیں اور دوسری جگہ مناسب مقدار میں دستیاب نہیں ہو سکتی ہیں۔ اس قانون کا مقصد ملک میں کنٹرول شدہ اشیاء کی فراہمی کو مناسب قیمت پر مناسب طریقے سے دستیاب کرانا ہے تاکہ مذکورہ اشیاء کی فراہمی اور فروخت کو منظم کرنے کے لیے ضروری پابندیاں عائد کی جائیں۔ ایکٹ کے دفعہ 2 میں سامان کی تعریف اس معنی والی چیز کے طور پر کی گئی ہے جس پر ایکٹ لاگو ہوتا ہے۔ دفعہ 3، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ فراہم کرتا ہے کہ یہ ایکٹ شیڈول میں بیان کردہ سامان اور اس طرح کے دیگر سامان پر لاگو ہوتا ہے جس کی وضاحت مرکزی حکومت ایک نوٹیفائیڈ آرڈر کے ذریعے کر سکتی ہے۔ دفعہ 4 زیادہ سے زیادہ قیمتوں اور زیادہ سے زیادہ مقداروں کے تعین سے متعلق ہے جو رکھی یا بیچی جا سکتی ہیں، جبکہ دفعہ 5 ڈیلروں اور پروڈیوسروں کے قبضے اور فروخت پر پابندیاں عائد کرتا ہے جہاں دفعہ 4 کے تحت زیادہ سے زیادہ رقم مقرر کی جاتی ہے۔ دفعہ 6 کے تحت مقدار کی ایک عمومی حد عائد کی گئی ہے جو کسی بھی ایک وقت میں حاصل کی جا سکتی ہے، اور ذیلی دفعہ (1) کی شق یہ واضح کرتی ہے کہ یہ شق (اے) اور (بی) میں مذکور افراد پر لاگو نہیں ہوتی ہے۔ اضافی اسٹاک کی ملکیت کا اعلان کرنے کی ڈیوٹی دفعہ 7 کے ذریعے عائد کی جاتی ہے، جبکہ دفعہ 8 سامان فروخت کرنے کی ذمہ داری عائد کرتا ہے جیسا کہ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ مذکورہ دفعہ کے تقاضوں کی تعمیل کرنے میں ناکامی کو ایکٹ کے تحت جرم قرار دیا جاتا ہے۔ دفعہ 13 کے تحت مرکزی حکومت کو سامان کی پیداوار اور تقسیم کو منظم کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ 16 مرکزی حکومت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ عام یا خصوصی حکم کے ذریعے پولیس کے انسپکٹر کے عہدے سے کم کے کسی بھی افسر کو اس ایکٹ کی دفعات کو نافذ کرنے کے مقصد سے تلاشی اور ضبطی کرنے کا اختیار دے۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ قانون کے حصول کو اس طرح وضع کیا گیا ہے کہ وہ قانون کے مقصد کو نافذ کریں تاکہ قومی معیشت کے مفاد میں قانون کے دائرہ کار میں لائے گئے سامان کی فراہمی اور قیمتوں کو منظم اور کنٹرول کیا جاسکے۔

موجودہ اپیل میں ہم براہ راست دفعہ 4 (1) (سی) کے تحت جاری کردہ نوٹیفیکیشن سے متعلق ہیں،

تاہم، دفعہ 4 کو پڑھنا ضروری ہے۔ دفعہ 14 اس طرح فراہم کرتا ہے :

”4. (1) مرکزی حکومت، نوٹیفائیڈ آرڈر کے ذریعے کسی بھی سامان کے سلسلے میں طے کر سکتی ہے۔

- (a) زیادہ سے زیادہ قیمت یا شرح جو ڈیلر یا پروڈیوسر وصول کر سکتا ہے۔
 (ب) زیادہ سے زیادہ مقدار جو کسی بھی وقت ڈیلر یا پروڈیوسر کے پاس ہو سکتی ہے۔
 (ج) زیادہ سے زیادہ رقم جو ایک لین دین میں کسی بھی شخص کو فروخت کی جا سکتی ہے۔

(2) ایسا کوئی حکم ہو سکتا ہے۔

(1) مختلف علاقوں میں یا ڈیلروں یا پروڈیوسروں کے مختلف طبقات کے لیے سامان کی ایک ہی تفصیل کے لیے زیادہ سے زیادہ قیمتیں یا نرخ اور زیادہ سے زیادہ مقدار مختلف طریقے سے طے کریں۔

(ب) وصول کی جانے والی زیادہ سے زیادہ قیمت یا شرح کی وضاحت کرنے کے بجائے، ہدایت کریں کہ اس قیمت یا شرح کا حساب اس انداز میں اور ایسے معاملات کے حوالے سے کیا جائے گا جو حکم کے ذریعے فراہم کیا جائے۔

دفعہ 5 دفعہ 4 کے تحت آنے والے معاملات میں ڈیلروں اور پروڈیوسروں کے قبضے اور فروخت پر پابندی عائد کرتا ہے اور ذیلی دفعہ (1) (سی) کے تحت فراہم کرتا ہے کہ کوئی بھی ڈیلر یا پروڈیوسر کسی بھی ایک لین دین میں کسی بھی شخص کو فروخت کرنے یا فروخت کے لیے پیش کرنے پر راضی نہیں ہوگا جو دفعہ 4 کے ذیلی دفعہ (1) کی شق (سی) کے تحت مقرر کردہ زیادہ سے زیادہ مقدار سے زیادہ ہو۔ یہ یاد رکھا جائے گا کہ مدعا علیہ کی دلیل یہ ہے کہ مقدمہ میں معاہدہ کا عدم ہے کیونکہ یہ دفعہ 5 (1) (سی) کی دفعات کی خلاف ورزی کرتا ہے کیونکہ یہ دفعہ 4 (1) (سی) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کے تقاضوں کی تعمیل نہیں کرتا ہے۔ اس طرح فریقین کے درمیان تنگ تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لیے دفعہ 4 (1) (سی) کی دفعات اور اس کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن اور دفعہ 5 (1) (سی) کی دفعات کے دائرہ کار اور اثر کا تعین کرنا ضروری ہوگا۔

آئیے اب نوٹیفکیشن پڑھتے ہیں۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے :

”(ب) ایسا کوئی ڈیلر یا پروڈیوسر ایک ٹن سے زیادہ کی کوئی بھی غیر لوہے والی دھات فروخت نہیں کرے گا جب تک کہ اس نے خریدار سے تحریری طور پر یہ اعلان حاصل نہ کر لیا ہو کہ اسے فروخت کی جانے والی تجویز کردہ مقدار تین ماہ کے لیے اس کی ضروریات سے زیادہ نہیں ہے یا اگر خریدار ڈیلر ہے تو تین ماہ کے لیے عام تجارت کے لیے اس کی ضروریات سے زیادہ نہیں ہے۔

نوٹیفکیشن کیا فراہم کرتا ہے؟ اس میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی ڈیلر 1 ٹن سے زیادہ غیر الوہ دھات فروخت نہیں کرے گا جب تک کہ نوٹیفکیشن کی دوسری ضرورت پوری نہ ہو۔ دوسرے لفظوں میں، نوٹیفکیشن پہلی بار میں 1 ٹن سے زیادہ غیر فیرس دھاتوں کی فروخت پر عام پابندی عائد کرتا ہے لیکن یہ حد مطلق نہیں ہے۔ 1 ٹن سے زیادہ کی فروخت جائز طور پر اثر انداز کی جاسکتی ہے بشرطیکہ ڈیلر خریدار سے تحریری طور پر اعلامیہ حاصل کرتا ہے کہ اسے فروخت کی جانے والی تجویز کردہ مقدار تین ماہ تک اس کی کھپت کی ضرورت سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ عرض البلد کو ایک خریدار کے معاملے میں 1 ٹن سے زیادہ فروخت کرنے کی بھی اجازت دیتا ہے جو ڈیلر ہے۔ اس لیے نوٹیفکیشن کا اثر یہ ہے کہ دو قسم کی چھتیں لگائی جاتی ہیں اور اس طرح دو میکسما طے کیے جاتے ہیں۔ 1 ٹن تک کی فروخت بغیر کسی اعلامیہ کے کی جاسکتی ہے؛ 1 ٹن سے زیادہ کی فروخت یا تو کسی صارف یا ڈیلر کو کی جاسکتی ہے بشرطیکہ صارف یا ڈیلر یہ اعلان کرے کہ اسے فروخت کی گئی مقدار تین ماہ تک اس کی ضروریات سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ عام بنیاد ہے کہ فروخت کا معاہدہ ہونے سے پہلے مدعا علیہ کی طرف سے اپیل کنندہ کو کوئی اعلامیہ نہیں دیا گیا تھا، اور اس لیے مدعا علیہ کا کہنا ہے کہ زیر بحث 1 ٹن سے زیادہ غیر الوہ دھات فروخت کرنے کا معاہدہ نوٹیفکیشن کی ضروریات کے لیے غیر مستحکم ہے اور اس طرح یہ نوٹیفکیشن کے ساتھ پڑھے گئے دفعہ 4(1)(سی) کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ایکٹ کے دفعہ 5(1)(سی) کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

مسٹر اگروالا کا کہنا ہے کہ یہ نوٹیفکیشن زیادہ سے زیادہ مقدار طے نہیں کرتا ہے کیونکہ ان کے مطابق دفعہ کی ضرورت کو ریاضی کی مقدار طے کر کے پورا کیا جاسکتا ہے اور وہ بھی غیر متغیر شکل میں۔ دلیل یہ ہے کہ ایکٹ کے متعلقہ حصوں کی دفعات کی تعمیل کرنے میں ناکامی کو سزا دی جاتی ہے، اور اس لیے کسی مخصوص غیر الوہ دھات کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ ایک مقدار طے کرنا ضروری ہے، اور چونکہ یہ نوٹیفکیشن کے ذریعے نہیں کیا گیا ہے اس لیے یہ غلط ہے۔ ہم اس دلیل سے متاثر نہیں ہیں۔ قانون کے تحت آنے والے سامان کی بڑی تعداد اور مختلف قسم کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے جن کے تحت مختلف طبقات کے افراد یا ڈیلروں کو ان کی ضرورت ہوگی، یہ تجویز کرنا مکمل طور پر غیر حقیقی ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ جو دفعہ 4(1)(سی) کے ذریعے طے کرنے کی ضرورت ہے وہ ریاضی کی اصطلاح میں طے شدہ زیادہ سے زیادہ ہے اور تمام معاملات میں غیر متغیر طور پر طے کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، دفعہ 4(2)(اے) خود اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مختلف علاقوں یا ڈیلروں یا پروڈیوسروں کے مختلف طبقات کے حوالے سے مختلف میکسما تجویز کیا جاسکتا ہے۔ لہذا، اس دلیل کو مسترد کیا جانا چاہیے کہ غیر متغیر زیادہ سے زیادہ کی کسی ریاضی کی مقدار کے تعین کی عدم موجودگی میں نوٹیفکیشن خراب ہے۔

پھر یہ زور دیا جاتا ہے کہ نوٹیفکیشن غلط ہے کیونکہ یہ دفعہ 4(2)(اے) کی دفعات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دفعہ 4(2)(اے) مرکزی حکومت کو مختلف علاقوں میں یا ڈیلروں یا پروڈیوسروں کے مختلف طبقات کے لیے سامان کی ایک ہی تفصیل کے لیے زیادہ سے زیادہ قیمتیں یا نرخ اور زیادہ سے زیادہ مقدار طے کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ دفعہ 4(1)(سی) کے تحت طے کی جانے والی زیادہ سے زیادہ حد ڈیلروں یا پروڈیوسروں کے مختلف طبقات کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ مقرر کی جانی چاہیے، اور چونکہ اعتراض شدہ نوٹیفکیشن ایسا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے اس لیے یہ دفعہ 4(2)(اے) سے مطابقت نہیں رکھتا اور اس لیے غلط ہے۔ یہ دلیل واضح طور پر غلط فہمی کا شکار ہے۔ یہ واضح ہے کہ دفعہ 4(2)(اے) کو ایک شرط کے طور پر نہیں پڑھا جاسکتا اور اسے دفعہ 4(1)(سی) کو کنٹرول کرنے کے مقصد سے استعمال میں نہیں لایا جاسکتا۔ دفعہ 4(2)(اے) ایک قابل بنانے والا التزام ہے اور اس کا مقصد محض یہ ظاہر کرنا ہے کہ دفعہ 4(1)(سی) کی دفعات کے باوجود جو افراد سے مراد ہیں، مرکزی حکومت کے لیے کھلا ہو سکتا ہے کہ وہ مختلف علاقوں یا ڈیلروں یا پروڈیوسروں کے مختلف طبقات کے حوالے سے قیمتوں یا نرخوں یا مقداروں کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ تجویز کرے۔ دفعہ 4(1)(سی) زیادہ سے زیادہ مقدار کے تعین کی بات کرتا ہے جو ایک لین دین میں کسی بھی شخص کو فروخت کی جاسکتی ہے، اور ایسا نہ ہو کہ ڈیلروں یا پروڈیوسروں کی کلاسوں کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ رقم طے نہیں کی جاسکتی۔ قانون ساز نے دفعہ 4(2)(اے) کے طور پر قابل بنانے والی شق کو شامل کیا ہے۔ لہذا دفعہ 4(1)(سی) کی تشریح کے مقصد سے دفعہ 4(2)(اے) پر انحصار کرنا ہمیں مکمل طور پر غیر معقول معلوم ہوتا ہے۔ اب، اگر ہم دفعہ 4(1)(سی) پر نظر ڈالیں، جیسا کہ ہمیں کرنا چاہیے، تو یہ واضح ہے کہ نوٹیفکیشن دفعہ 4(1)(سی) کے ساتھ بالکل مطابقت رکھتا ہے کیونکہ یہ صارفین کے ساتھ ساتھ ڈیلروں کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ تجویز کرتا ہے۔

ایک اور دلیل ہے جسے مسٹر اگروالا نے ہمارے سامنے بہت سختی سے دیا ہے جس پر ابھی غور کیا جانا باقی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگرچہ نوٹیفکیشن میں دفعہ 4(1)(سی) کے تحت زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر کی گئی ہوگی لیکن ہم اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ چونکہ نوٹیفکیشن میں نوٹیفکیشن کے تقاضوں کی خلاف ورزی کی گئی ہے اس لیے موجودہ معاملے میں دفعہ 5(1)(سی) کی دفعات کو راغب نہیں کیا جائے گا۔ دلیل یہ ہے۔ نوٹیفکیشن کسی بھی وقت فروخت کے لیے زیادہ سے زیادہ تجویز کرتا ہے، اور سیاق و سباق میں فروخت کا مطلب حقیقی فروخت ہونا چاہیے۔ اس لیے نوٹیفکیشن فروخت کرنے کے معاہدے یا فروخت کرنے کی پیشکش کے معاملات کا حوالہ یا احاطہ نہیں کر سکتا۔ موجودہ معاملے میں اپیل کنندہ بلاشبہ نوٹیفکیشن کی طرف سے مقرر کردہ

شرط کے برعکس مدعا علیہ کو ایک مقدار فروخت کرنے پر راضی ہو گیا؛ لیکن، نوٹیفکیشن فروخت کرنے کے معاہدے کے مرحلے پر لاگو نہیں ہوگا اور اس لیے معاہدہ بالکل درست ہے۔ اگر ضروری اعلامیہ دینے میں ناکامی کی وجہ سے مدعا علیہ نے معاہدے کی کارکردگی کو غیر قانونی بنا دیا ہے تو وہ اپنے ڈیفالٹ کا فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور دفعہ 5(1)(سی) کے تحت پورے لین دین کو غیر قانونی قرار دے سکتا ہے۔ ہماری رائے میں یہ دلیل دفعہ 4(1)(سی) اور دفعہ 5(1)(او) کی دفعات کے اثرات اور دفعہ 4(1)(سی) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کے غلط فہمی پر مبنی ہے۔ دونوں حصوں کا خاکہ سادہ ہے۔ دفعہ 4(1)(سی) کے تحت مرکزی حکومت کو ایک نوٹیفائیڈ آرڈر کے ذریعے زیادہ سے زیادہ مقدار طے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو ایک لین دین میں کسی ایک شخص کو فروخت کی جاسکتی ہے، اور یہ کہ اعتراض شدہ نوٹیفکیشن نے کیا ہے۔ ایک بار جب نوٹیفائیڈ آرڈر کے ذریعے زیادہ سے زیادہ طے ہو جاتا ہے تو دفعہ 5 فوری طور پر عمل میں آتا ہے، اور یہ فراہم کرتا ہے کہ اشیاء کے حوالے سے جس کی زیادہ سے زیادہ مقدار کا تعین دفعہ 4(1)(سی) کے تحت نوٹیفائیڈ آرڈر کے ذریعے کیا گیا ہے، نوٹیفکیشن کی ضروریات کے برعکس مذکورہ اشیاء کے سلسلے میں فروخت، فروخت کی پیشکش، یا فروخت کے معاہدے کے خلاف ممانعت ہے۔ دوسرے لفظوں میں، ایک بار جب کوئی نوٹیفائیڈ آرڈر کسی بھی سامان کی فروخت کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ طے کرتا ہے تو سامان کو فروخت کرنے کا معاہدہ یا فروخت کے مقاصد کے لیے نوٹیفکیشن میں بیان کردہ زیادہ سے زیادہ اس طرح کے سامان کی فروخت کی پیشکش فوری طور پر متاثر ہوتی ہے، نوٹیفکیشن کی وجہ سے نہیں بلکہ دفعہ 4(1)(سی) کی دفعات اور اس کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن اور دفعہ 5 کی دفعات کے مشترکہ عمل سے۔ لہذا، ہماری رائے میں، یہ تجویز کرنا بے سود ہے کہ چونکہ نوٹیفکیشن صرف فروخت سے متعلق ہے اور ٹی کے معاہدے سے نہیں، اس لیے دفعہ 5(1)(سی) موجودہ معاہدے کو متاثر نہیں کرے گا۔

اس سلسلے میں، ہمیں یہ بھی شامل کرنا چاہیے کہ فروخت کے معاہدے اور اصل فروخت کے ساتھ ساتھ مدعا علیہ کے طرز عمل کے درمیان فرق پر مبنی کوئی بھی دلیل واقعی اس مرحلے پر اپیل گزار کے لیے کھلی نہیں ہے۔ فاضل جج کے ساتھ ساتھ اپیل کورٹ کے فیصلے سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ کے علمی وکیل مسٹر مسٹری نے دونوں عدالتوں کے سامنے واضح طور پر تسلیم کیا کہ اگر نوٹیفکیشن کی متعلقہ شق کے تحت یہ قرار دیا جاتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ جائز طور پر مقرر کیا گیا ہے تو مدعا علیہ کا دفاع درست ہوگا اور اپیل کنندہ کے پاس قانون کے نقطہ پر کوئی مقدمہ نہیں ہوگا۔ درحقیقت اپیل کورٹ نے اپنے فیصلے کے دوران ایک سے زیادہ بار اس رعایت کا حوالہ دیا ہے اور اس نے یہ بالکل واضح کر دیا ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے عدالت کے سامنے واضح

طور پر کہا گیا تھا کہ اگر اپیل کنندہ کی طرف سے نوٹیفکیشن کی نااہلی کے بارے میں اٹھایا گیا قانونی نقطہ ناکام ہو گیا تو وہ عدالت سے باہر ہو جائے گا، اسی وجہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ مسٹر اگروالا کی طرف سے اٹھایا گیا نقطہ کہ اس معاملے میں فروخت کا معاہدہ درست تھا، واقعی اس کے لیے کھلا نہیں ہے۔

یہ سچ ہے کہ ٹرائل کورٹ میں فاضل جج نے کچھ مشاہدات کیے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ یہ معاہدے کی ایک مضمرا اصطلاح ہے کہ خریدار اصل فروخت کے وقت اعلامیہ دینے کے لیے تیار اور تیار ہو گا اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ فاضل جج نے سوچا کہ فروخت کرنے کے معاہدے کی نااہلی کے بارے میں دفاع کرنے کے لیے مدعا علیہ کے لیے کھلا نہیں تھا۔ یہ دیکھنا مشکل ہے کہ ان مشاہدات کو ٹرائل کورٹ کے سامنے بھی اپیل کنندہ کے وکیل کی طرف سے دی گئی رعایت کے ساتھ کیسے ملایا جاسکتا ہے۔ لیکن ہم نے ان مشاہدات کا حوالہ دیا ہے کیونکہ ان مشاہدات پر ہی مسٹر اگروالا یہ دلیل بنانا چاہتے تھے کہ مدعا علیہ فروخت کرنے کے معاہدے کی صداقت پر اختلاف کرنے سے روک دیا گیا ہے اور اس لیے اعلامیہ دینے میں اس کی غلطی کو اس کی طرف سے درخواست کردہ قانون کے نقطہ نظر سے نمٹنے میں مد نظر رکھا جانا چاہیے۔ ہماری رائے میں، اس حقیقت کے علاوہ کہ اپیل کنندہ کے وکیل کی طرف سے دی گئی رعایت کے پیش نظر یہ دلیل نہیں اٹھائی جاسکتی، ہم مطمئن ہیں کہ اس میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم نے ابھی اشارہ کیا ہے کہ دفعہ 4 (1) (سی) اور 5 کی اسکیم واضح ہے اور اس لیے فروخت اور فروخت کے معاہدے کے درمیان کوئی فرق واضح طور پر غلط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مسٹر مستری نے جو رعایت دی تھی وہ بالکل جائز تھی۔

نتیجے میں اپیل ناکام ہو جاتی ہے لیکن اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔